۲۹۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہو کہ ہمت کا حامی خدا ہے

اخبار الحکم

ایڈیٹرز شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی (ابن یعقوب) شیخ محمود احمد قادیانی

جلد ۲۳ | قادیان | ۱۴ / نومبر سنہ ۱۹۳۰ء | دار الامان | نمبر ۳۶

فہرست مضامین

سلسلہ کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں اور دینی مشاغل میں مصروف ہیں:۔

دیگر خاندان نبوت کے احباب بھی خدا کے فضلوں کے ماتحت خیریت سے ہیں:۔

۲۔ بہت سے کالجوں کے طالب علم ابھی قادیان میں ہیں اور قادیان کی برکات سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں:۔

۳۔ قادیان کے بعض غیر احمدیوں نے قادیان میں پھر جلسہ کرنے کی کوشش شروع کی ہے۔ اس جلسہ کی غرض و غایت ہرگز خیر و برکت نہیں بلکہ فساد اور شرارت ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا ہے کہ اس جلسے کے کارکن ایک گارنٹی دیں کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف کسی قسم کی توہین و تضحیک یا تذلیل نہ کریں گے + اگر کوئی واعظ یا ممبر ایسا کرے گا تو جلسہ کرنے والے ذمہ وار ہوں گے۔

مکرم ... علی ... قادیان تشریف لائے تھے۔ مگر قادیان کے غیر احمدیوں نے ابھی تک اس قسم کی گارنٹی نہیں دی جس سے ان کی نیت کا پتہ چلتا ہے:۔

۴۔ مکرم خلیفہ رشید الدین صاحب جنرل سکریٹری کی چوری کا ابھی تک کچھ سراغ نہیں ملا اور آخر پولیس بھی قادیان سے فی الحال چلی گئی ہے:۔

۵۔ شیخ محمد ابراھیم علی صاحب بغداد سے دعا کے لیے لکھتے ہیں اور اُن کی خواہش ہے کہ وہ جلد قادیان پہنچ جائیں۔ احباب دعا فرمائیں:۔

۶۔ سیلون کے احمدی احباب نے ایک مکان ڈھائی ہزار کو انجمن کا دفتر بنانے کے لیے خریدا ہے۔ مکان کی ضرورت یوں پڑی کہ غیر احمدیوں نے کرایہ کا مکان خالی کرانے کا نوٹس دیدیا:۔

۷۔ شاہجہان پور کے غیر احمدی بھی احمدیوں کو دُکھ اور تکلیف دینے کے ... آتشہ دکھانے ہوتے ہیں۔ جماعت کا ہر ایک فرد ہر وقت سخت خطرے میں ہے اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کرے۔ احباب درد دل سے درگاہ مجیب الدعوات میں دعا فرمائیں:۔

۸۔ مالاباری احمدیوں کو اس مقدمہ کے فیصل ہونے سے سخت تکلیفوں کا سامنا ہو رہا ہے۔ مخالفت تیز ہو رہی ہے

۹۔ بریلی میں احمدیوں کے خلاف محلہ محلہ پے در پے جلسے ہو رہے ہیں مخالفت تیزی پر ہے۔ خدا رحم کرے

۱۰۔ منشی محمد عبد القدیر صاحب ادیب احمدی شاہجہانپوری عرصہ سے علیل چلے آتے ہیں۔ احباب اُن کی صحت کلی کے لیے دُعا فرمائیں + اور جناب اکبر خاں صاحب احمدی مدت سے بیکار ہیں اُن کی فلاحیت ... رزق کے لیے دُعا فرمائیں۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپا اور ابن یعقوب شیخ محمود احمد نے تراب منزل سے شائع کیا)

سالانہ جلسہ کی کمیٹی

۲۵- نومبر ۱۹۲۰ء کو سالانہ جلسے کی کمیٹی بیٹھی اس نے کام کرنے کے عہدے تقسیم کر دیئے ہیں اور ہر ایک افسر کے سپرد اس کا کام کر دیا گیا ہے اس سال دار العلوم میں ٹھہرنے والی جماعتوں کے لیے حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب انتظام فرماوینگے۔

شہر میں مولوی سید سرور شاہ صاحب انتظام فرماویں گے۔

انتظام زوروں پر ہے، مولوی سید سرور شاہ صاحب کی مساعی بہت ہی شکریہ کے قابل ہیں۔ آپ باوجود بڑھاپے کے جوانوں کی طرح دوڑ دوڑ کر کام کرتے اور کسی قومی کام کرنے میں آپ کی طبیعت نہیں ہچکچاتی بلکہ اس خیال کو معزز خیال فرماتے ہیں ٭

سیرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مخدوم الملۃ نے اپنی زندگی میں اپنے قلم فیض رقم سے تحریر فرمائی تھی اور عام قبولیت حاصل کر چکی تھی، ایک مدت سے نایاب تھی اور نظر نہ آتی تھی ہمنے اُس کو از سر نو پھر چھپوایا ہے اور یہ خواہش کرتے ہیں کہ یہ کتاب اگر ایک مہینہ میں ہی نکل جائے تو عمدہ اور اعلیٰ کاغذ پر تیسرا ایڈیشن شائع کرینگے۔

یہ کتاب ہر ایک احمدی کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے بلکہ ضرورت ہے کہ یہ کتاب ہر ایک غیر احمدی کے ہاتھ میں بھی پہنچائی جائے۔

خریداران الحکم کے نام یہ کتاب شروع دسمبر میں وی پی ہوگی۔ دوسرے احباب بھی خواہش کریں۔ کتاب کی قیمت آٹھ آنے ہے۔ جو صاحب کتاب نہ لیں سکیں وہ پہلے سے روک دیں ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دسمبر کے سالانہ جلسہ کے لیے

۲۶-۲۷-۲۸-۲۹

دسمبر ۱۹۲۰ء تاریخیں مقرر ہوئی ہیں

شیر علی ناظر اعلیٰ

مدراس میں دو جڑی ہوئی لڑکیاں

پرتاب کو ایک نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ اُس نے دو ۱۸-۱۸ سال کی نوجوان لڑکیاں پیدائش سے جڑی ہوئی دیکھیں ہیں اُن کے دو سر چار ہاتھ چار پاؤں کمر واحد ہے ایک کا دایاں حصہ دوسری کا بایاں حصہ ہے پاخانہ کا راستہ ایک ہے مگر پیشاب کے راستے دو ہیں۔ یہ کھاتی پیتی۔ بولتی چلتی پھرتی بھی ہیں دونوں کے چہروں میں فرق ہے۔ ایک کا منھ گول اور بھاری۔ دوسری کا لمبا اور پتلا ہے۔ ان کی ماں زندہ ہے - اور ۴۲ ۴۲ بھائی بھی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ منگلور میں پیدا ہوئی تھیں۔ یہ لڑکیاں ۴ر کے ٹکٹ پر دکھائی جاتی ہیں :-

"احمدیت کی فتح"

اسلامیہ کالج لاہور

وفادار طلبار کا اجلاس

٭ مندرجہ ذیل خبر پیسہ اخبار شائع کرتا ہے"

لاہور ۲۳- نومبر کالج کے وفادار طلبا اور خاصکر عام احمدیہ طلبا کالج کو بچانے کے لیے نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ پرنسپل کالج گزشتہ چند دن سے وفادار طلبا کی ملاقات اور ان کی نظم و تربیت میں مشغول تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ۲۱۰ طلبا نے تحریری درخواستیں کالج امتحان میں پنجاب یونیورسٹی کی تیاری۔ عدم تعاون کی مخالفت اور مسٹر مارٹن کی پرنسپلی کو منظور کرنے کی غرض سے پیش کر دی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کل اس قسم کی بہت سی درخواستیں وفادار طلبا کی طرف سے پیش ہوں گی۔ کیوں کہ ابھی تک اس قسم کا کوئی موقعہ نہیں دیا گیا۔ ابھی تک ایک بورڈنگ ہاؤس عدم تعاون کے حامیوں کے قبضہ میں ہے ۲۰۰ وفادار طلبا نے کل ریواز ہوسٹل میں ایک جلسہ کر کے مفصلہ ذیل تجاویز پاس کی ہیں

(۱) مسٹر گاندھی کی تحریک عدم تعاون کی مخالفت کرنی چاہیئے :-

(۲) مسٹر مارٹن کو بطور سابق پرنسپل رکھنا چاہیئے۔ اور ہم اس کی خدمات کی داد دیتے ہیں۔ یہ اجلاس بالکل پر امن طریقہ پر انجام ہوا۔ اور کسی نے اس میں رکاوٹ نہ ڈالی ٭"

اس سے صاف احمدی طلبا کی فتح ہے۔ (ایڈیٹر)

جلسہ پر لوگوں کو لاؤ!!

سالانہ جلسہ میں اب تو قریباً سوا مہینہ ہی رہ گیا ہے۔ اور وقت آ ہی گیا ہے۔ اسلئے بار بار آپ لوگوں کے سامنے امر کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ کہ آج سے ہی اس عظیم الشان سفر کی تیاری شروع کر دیں۔

یہ جلسہ کوئی معمولی جلسہ نہیں۔ بلکہ اس میں آنے سے انسان روحانی امراض سے شفاء حاصل کر کے غسل صحت کرتا ہے۔ پس خود آؤ۔ تا کہ سال بھر کی غلطیوں کی تلافی ہو۔ اور ان دنوں میں تم صرف خدا کیلئے گھر سے نکلو۔ لوگ دنیا کے کاموں کے لئے بڑے بڑے سفر کرتے ہیں۔ تم یہ سفر خدا کے لئے کرو۔ تمہارا روپیہ نیک اغراض کے لئے صرف ہو۔ تمہارا چلنا پھرنا بیٹھنا اٹھنا سننا سب خدا کے لئے ہو۔ گویا کہ تمہارا سارا وقت خدا کی عبادت میں صرف ہو۔ گویا کہ یہ چند دن سارے سال کی غفلتوں۔ زنگوں۔ کمزوریوں کو دور کرتے ہیں۔ ایسے قیمتی وقت روز روز نہیں آیا کرتے۔

سال بھر کے بعد چند دن آتے ہیں۔ اور پھر کس کو معلوم کہ اگلے سال کون ان دنوں میں شامل ہو کر ان کی برکات سے بہرہ اندوز ہو گا۔ اور کون کون اس مقدس انسان کو دیکھے گا۔ جسکو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کان اللّٰہ نزل من السماء۔ اور کون اس کے مقدس کلمات سن سکیگا۔ پس اسی سال اور اسی وقت کو سب غنیمت جانو۔ اور ان انوار کو جو ان دنوں اکٹھے ہونے سے نازل ہوتے ہیں۔ جذب کرو اور اپنے ساتھ دوسروں کو ضرور لاؤ۔ تا وہ اس آگ سے بچیں۔ جو اسوقت اکناف عالم میں جل رہی ہے۔ اور تمہارا نام انکے بچانے والوں میں لکھا جائے۔ دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ لانے کے لئے ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی خود بھی زور دیتے ہیں۔

چنانچہ آپ اپنے ایک لیکچر میں فرماتے ہیں۔

لوگوں کو قادیان میں لانے کی کوشش

تیسری بات یہ ہے کہ ہر ایک احمدی کی کوشش ہو کہ سالانہ جلسہ پر یا دوسرے وقتوں میں غیر احمدیوں کو یہاں لائے۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔ کہ جو یہاں آ جاتا ہے وہ خالی واپس نہیں جاتا۔ کیوں جو شیر کی غار میں آ جائے۔ وہ پھر واپس نہیں جا سکتا۔ سوائے اسکے جسے خدا مردار قرار دیکر پرے پھینکدے۔ کیونکہ شیر مردار نہیں کھایا کرتا۔ ایسا انسان گو تمہیں زندہ نظر آئے۔ لیکن خدا کے نزدیک مردہ ہوتا ہے۔ اسلئے وہ پھینکدیتا ہے۔ عام لوگوں میں یہ بات مشہور ہے۔ کہ مرزا صاحب کو جادو آتا تھا۔ اور بعض لوگ تو کہتے تھے۔ کہ ایک ایسا حلوا پکا کر کھلا دیتے تھے کہ جسکے کھانے کے بعد انسان ان کی ہر ایک بات مان لیتا تھا۔ چنانچہ ایک مولوی کی نسبت معلوم ہوا۔ کہ وہ مختلف مقامات پر جا کر یہی وعظ کرتا تھا۔ اور اس نے اپنے ساتھ ایک آدمی رکھا ہوا تھا۔ جو کھڑا ہو کر کہہ دیتا تھا۔ کہ جو کچھ مولوی صاحب نے کہا ہے۔ بالکل سچ ہے۔

اور یہ بھی قصہ سناتا تھا۔ کہ ہم چند آدمی مل کر قادیان گئے تھے۔ جہاں ہمیں حلوا دیا گیا۔ اوروں نے تو کھا لیا۔ لیکن میں نے نہ کھایا۔ اس کے بعد فٹن منگائی گئی۔ جس میں ہم کو بٹھا کر لے گئے۔ باہر جا کر مرزا صاحب نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ تم مجھے رسول مانو۔ میں نے کہا میں نہیں مانتا اس پر انہوں نے مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طرف دیکھ کر کہا۔ کیا اسے حلوا نہیں دیا تھا۔ وہ بیچارے ڈر گئے۔ اور کہنے لگے۔ میں نے تو اسے اپنے ہاتھ سے حلوا دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اسنے کھایا نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے فٹن سے اتار دیا اور کہا۔ یہاں سے اسی وقت چلے جاؤ۔ ورنہ مار ڈالے جاؤ گے۔ تو مخالفین ایک جھوٹے حلوے کا کھانا مشہور کرتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں ہاں واقعہ میں حضرت مرزا صاحب حلوا کھلایا کرتے تھے۔ اور ایسا حلوا کھلاتے تھے۔ کہ پھر کسی اور حلوے کا مزہ آتا ہی نہیں تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ ساحر تھے۔ ہم کہتے ہیں ہاں ساحر تھے اور ایسا سحر کرتے تھے۔ کہ باطل بالکل بھاگ جاتا تھا۔ ساحروں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ کہ انسانوں کو بندر بنا دیتے ہیں۔ لیکن حضرت مرزا صاحب ایسے ساحر تھے کہ ان لوگوں کو جو یہودی صفت ہو کر بندروں سے مشابہ ہو چکے تھے۔ انسان بنا دیتے تھے۔ پس ان لوگوں کو یہاں لانیکی کوشش کرو۔ تاکہ انہیں ہدایت نصیب ہو۔ یہ صورت تبلیغ کے لئے بہت مفید ہے۔

قرآن کریم کے کتاب مبارک ہونے کا ثبوت !!

قرآن کریم کے کتاب مبارک ہونے کا ثبوت اس زمانہ میں صرف امام زمان مرزا غلام احمدؑ قادیانی نے دیا ہے۔ اور قرآن کریم کے اس دعوے کا ثبوت کہ زندہ برکتیں اور ہر زمانہ کے لئے تازہ خدائی نشان صرف اسی کے پیروؤں میں پائے جاتے ہیں۔ بحث طلب امر ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ یہ بحث بہت جلد بڑی صفائی سے طے ہو جاتی ہے۔ اس زمانہ میں جو مغربی علوم اور دیگر مختلف تقاضاؤں سے ایسی آزادی پھیلی ہے۔ کہ ہر طرف سے قرآن کریم کی صداقتوں پر حملے شروع ہوئے۔ اور وہ تینوں اصول جن کی تعلیم واشاعت کے لئے نبیوں کی پاک جماعت اس دنیا میں مبعوث ہوئی۔ احمقوں اور سادہ دلوں کے نزدیک دل خوش کن موضوعہ کہانیاں تصور کئے جانے لگے۔ تو خدائے غیور نے جس کا پاک قول ہے۔ وَھو الذی جعل اللیل وَالنھار خلفۃ لمن اراد ان یذکر اوارادشکورا۔ یعنی اسی نے رات (کفر) اور دن (نور نبوت) کی فطرت میں اس قسم کا نوبتی دورہ اور سلسلہ اول چکر رکھا ہے۔ جس سے غرض یہ ہے۔ کہ کفر و بدعت کی مہیب تاریکی اور جان گزا آفت کے بعد حق وصدق کی درخشاں روشنی کی حق کے بھوکے اور پیاسے پوری قدر کریں۔ اور ان تاریکیوں کے دل دوز واقعات سے عبرت پکڑیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد الوقت۔ امام زمان اور مسیح موعود کر کے مبعوث فرمایا۔ کہ ہر قسم کے معترضوں اور منکروں پر اسکی غالب وبالغ حجت پوری ہو جائے۔

اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ اس زمانہ میں دہریت اور مٹیریلزم عام طور پر پھیل گئی ہے۔ نہ صرف یورپ کو ہی اسبات پر ناز ہے۔ کہ اس نے علوم جدیدہ کی اشاعت عامہ کے ذریعہ اپنے تمام بچوں کو مذہب کے فضول مشغلوں اور اللہ تعالےٰ کے وجود کے اقرار اور اسکی مخلصانہ عبادت یوم الجزاء کے بکھیڑوں اور جنت اور جہنم کے وعدو وعید کے بندھنوں سے آزاد کر دیا ہے۔ بلکہ ہندوستان کی حالت بھی ویسی ہی افسوس ناک نقشہ دکھاتی ہے۔ کہیں تو صاف اور سیدھے طور پر اللہ تعالےٰ کا انکار ہو رہا ہے۔ اور کہیں عملی طور پر (اور یہی عام ہے) دکھایا جاتا ہے۔ کہ کوئی خدا نہیں۔ دنیا اسباب کی دیسی کی پوجا میں ایسی منہمک ہو رہی ہے۔ کہ مسبب حقیقی پر توکل کرنا جس کے معنے ہیں۔ اسباب عادیہ حسیہ مشہودہ سے ورا ایسی مخفی اور غیر مرئی اسباب پر اعتقاد لانا جنکے اظہار پر اور ان سے بالکل غیر مترقبہ نتائج کے پیدا کرنے پر وہ مدبر بالارادہ متصرف الاشیاء خدائے قدوس قادر ہے۔ ضعف دل اور جہل کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ باری تعالیٰ کی ذات پاک اور اسکی صفات کاملہ کی نسبت واثق یقین اور لذت بخش اعتقاد دلوں سے بالکل اٹھ گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس مضمون پر پوری بحث حضرت مسیح زمان کی سوانح عمری میں کیجائے گی۔

غرض عام طور پر علمی اور عملی دہریت پھیل گئی ہے۔ ایسی حالت میں عیسائی تو کیا ان فسادات کے انسداد واصلاح کی تدبیر کر سکتے۔ کیونکہ انہی کی سرزمینیں اولاد بالذات ان قباحتوں کا منبع ومخرج ہیں۔ اور ان کی مسلمہ کتابیں اس بڑے مقابلہ یعنی علم و مذہب کی جنگ میں مردہ ثابت ہو چکی ہیں۔ خود اس مبارک کتاب اور زندہ نوشتہ (قرآن کریم) کے ماننے والے اسی زہریلی ہوا سے متاثر ہو کر اس مقابلہ کے میدان میں نکلنے سے جی چرانے لگے۔ اور لگے اس نامی پہلوان (دیوبند علوم) کے پاس پیغام صلح پہنچانے۔ چنانچہ برکات قرآنیہ کے انکار (انکار تاثیر دعاء۔ انکار صداقت رویاء۔ کشف۔ الہام۔ انکار تکلم باری تعالیٰ۔ اقرار انقطاع فیوض انبیاء علیہم السّلام۔ انکار بعثت مجددان ملت۔ وغیرہ وغیرہ) سے انھوں نے ثابت کر دیا۔ کہ ان کے ہاتھوں میں بھی سوائے مردہ اور منقولی مذہب اور افسانوں کے اور کچھ نہیں۔

غرض جب خدائے علیم وحکیم نے آسمان سے زمین پر نگاہ کی کہ دیکھے ان میں ایک بھی ایسا ہے۔ جو اسکے ازلی ابدی متکلم قادر مطلق۔ عالم الکلیات والجزئیات اور کل یوم ھو فی شان ہونے کا ثبوت دے سکے۔ اور کوئی ایک بھی ہے۔ جو ان میں سے اسکی صفات کاملہ کا دکھ منجملہ انکے انبیاء کا ارسال کرنا مع انکے تمام

خواص غیر منفکہ کے اور ملائکہ کا اسی عالم میں برگزیدہ بندوں پر بھیجنا ہے۔ بلاریب یقین لوگوں کو دلا سکے۔ تب اس نے ایک حقیر اور گمنام گاؤں (قادیان) سے ایک شخص کو اجتبا و اصطفاء کی مبارک خلعت پہنائی۔ اور اس امر کے لئے کہ سارے جہان کو اپنی فوق الفوق قدرتوں۔ اپنی ہمہ علمی اور اپنے صادق مواعید کا ناقابل نقض یقین دلائے۔ ایسے انسان کو چنا جو درحقیقت اپنے آقا و مخدوم اپنے محبوب و مرشد نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح بے کس بے بس۔ مہجور و متروک خویش و بیگانہ ہر قسم کے علمی سرمایہ سے بے بضاعت گمنام گوشہ گزیں کجدار و مریز عالم سے محض ناواقف۔ غرض سیدھا سادہ پاک بے لوث انسان تھا۔

پیغامی حوالوں کی حقیقت

از جناب مولٰنا مولوی محفوظ الحق صاحب علمی (مولوی فاضل)

الٰہی روشنی سے جدا ہونے والی قوم آہستہ آہستہ ایک دن اندھی ہو جاتی ہے۔ اور اندھی بھی ایسی کہ خود اپنے ہاتھوں اپنی آنکھوں میں دھول ڈال لیتی ہے۔ میں بڑے دکھے ہوئے دل سے اس بات کو محسوس کر رہا ہوں۔ پیغامی پارٹی نے بھی ایسا ہی معاملہ اپنے ساتھ کیا۔ کہ وہ خود کورچشم بن کر اندھے کنوئیں میں جا پڑے ہیں۔ ؎

فی بیر لا حور سری وما شعر
اسوقت میرے سامنے حکیم محمد حسین

مرہم عیسٰی کا رسالہ المہدی نمبر ۴ صفحہ ۱۰ ہے جسکی اکیسویں سطر میں لکھا ہے۔

"نبی اپنی مادری زبان میں وحی کیا جاتا ہے"۔ اسکی تائید میں حضرت مسیح موعودؑ بزعم خود ایک عبارت بٹالوی اور چکڑالوی مباحثہ پر مسیح موعودؑ کے ریویو سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"حضرت صاحب بھی یہی فرماتے ہیں۔ وحی الٰہی کے دعوٰی کو یہ امر مستلزم ہے۔ کہ وہ وحی اپنی زبان میں ہو"۔

اب ذرا پوری عبارت ملاحظہ ہو۔ جو پیغامی تحریر پر تحریف کی حقیقت کھولدیتی ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "اس جگہ بعض نادانوں کا یہ اعتراض بھی دفع ہو جاتا ہے۔ کہ وحی الٰہی کے دعوٰی کو یہ مستلزم ہے۔ کہ وہ وحی اپنی زبان میں ہو نہ عربی میں"۔

حضرت صاحب جس بات کو نادانوں کا اعتراض فرماتے ہیں۔ مرہم صاحب اس کو حضرت صاحب کا مسلمہ قول ٹھہرا کر دنیا کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہیں۔

اور سنیئے پھر حضرت صاحب کا قول نقل کرتے ہیں۔ "کیونکہ اپنی مادری زبان اس شخص کیلئے لازم ہے۔ جو مستقل طور پر نبوت کا دعوٰی کرتا ہے"۔

اس عبارت کو بھی کتربونت کر کے نقل کیا ہے۔ اصل یوں ہے۔

"کیونکہ اپنی مادری زبان اس شخص کیلئے لازم ہے۔ جو مستقل طور پر بغیر استفادہ مشکوٰۃ نبوت محمدی کے دعوٰی نبوت کرتا ہے"۔

پس ہم تمام طالبان حق کو تاکید کہیں گے۔ کہ پیغامی صاحبان کے حوالوں پر اعتبار نہ کیا کریں۔ خوب تحقیق کے ساتھ اصل کتاب دیکھ لیا کریں۔ کیونکہ جیسا کہ غیر احمدی مولوی صاحبان احادیث رسول اللہ کو چوہوں کی طرح کتر رہے ہیں۔ اسی طرح پیغامی حضرات اقوال و عبارات مسیح موعودؑ کی قطع و برید کر کے لوگوں کو بہکانا چاہتے ہیں۔

شہزادہ عبدالمجید کی نازک حالت

ولیعہد عبدالمجید کے اقدام خودکشی کی خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے سبلیمیٹ آف مرکری استعمال کیا ہے۔ اور وہ اب دولمہ باغچی محل میں نہایت ہی نازک اور خطرناک حالت میں ہے۔ کچھ زمانہ ہوا۔ کہ فی الحقیقت شہزادہ قوم پسندوں کے زمرہ میں شمولیت کی غرض سے اناطولیہ میں جانے کیلئے اپنے فرضی ارادہ کے اظہار کی وجہ سے بحکم وزیر اعظم محبوس رہ چکا ہے۔ یہ شمولیت بہت سے اہم سیاسی اور ملکی مسائل کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

ولیعہد ٹرکی کا اقدام خودکشی

قسطنطنیہ کا ایک برقی پیام بنام ایسوسی ایٹڈ پریس مظہر ہے۔ کہ ترکوں کے ظاہرا ولیعہد عبدالمجید نے جمعرات کی رات کو زہر کھا کر خودکشی کرنیکی کوشش کی۔

وہ کچھ زہر نگلنے کو تھا جو ایک بوتل میں پڑا تھا جبکہ ایک خادم نے بوتل کو فرش پر دے مارا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ اسواسطے کیا گیا۔ کہ سلطان عبدالمجید اپنے ملک سے ناامید ہو گئے ہیں۔ (ڈیلی کرانیکل)

مسلمان اسلام سے دُور ہو رہے ہیں۔

مہاتما گاندھی۔ امام مہدی اور نبی

مسلمان دن بدن اسلام سے دور جا رہے ہیں۔ اور ان کو قطعاً یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ کس طرف اور کدھر جا رہے ہیں۔ خود انہوں نے ہلاکت والے گڑھے اپنے لیے تیار کر لئے ہیں۔ اور ان میں اوندھے منہ گر رہے ہیں۔ اور مسلمان خود مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہو رہے ہیں۔

مسٹر شوکت علی سورت میں ایک تقریر کے دوران میں مسٹر گاندھی کو امام مہدی کے پاک لقب سے ملقب کرتے ہیں اور اسطرح سے مولوی اسحاق علے صاحب نے لکھنؤ کے جلسہ میں گاندھی کو نبی کے برابر درجہ دیا ہے۔ یہ حالت آج مسلمانوں کی ہو رہی ہے۔ اپنے ہاتھوں سے اسلام کی توہین کر رہے ہیں۔ اور اسلام کو جڑوں سے اکھاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سند پر ایک ایسے شخص کو جو اسلام کا دشمن ہے۔ اسلام کے خدا کا دشمن ہے۔ اسلام کے پاک قرآن کا دشمن ہے۔ اسلام کے نہایت ہی عظیم الشان نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔

ایسے دشمن اسلام کو نبی کے برابر اور مہدی کے ساتھ نسبت دی جاتی ہے۔ اس بے دینی پر بھی اپنی دینداری کا ناز کیا جاتا ہے۔

یہی اسلام آج ان مسلمانوں میں رہ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ دعوےٰ نبوت کرتے ہیں۔ دنیا ان کے پیچھے پڑ جاتی ہے۔ سخت سے سخت مخالفت کی جاتی ہے۔ اور لوگ کفر کے فتوے دینے لگ جاتے ہیں۔ مگر ایسا کفر شوکت اور اسحاق کے منہ سے نکلے تو وہ ویسے ہی مسلمان رہ جاتے ہیں۔ آہ! آج مسلمانوں کی غیرت کہاں چلی گئی۔ اور کیوں انکی طبیعت جوش نہیں کھاتی۔ اور وہ ایک غیر مسلم کو اس حد تک پہنچا رہے ہیں۔ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔ اور خدا نے انکو چھوڑ دیا۔ اب ان کی نظروں میں مذہب ایک کھیل ہو گیا ہے۔ اور وہ اس کو ایک ہنسی سمجھ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بات میں انکو ناکامی ہو رہی ہے۔ میں اس موقع پر الحر سے ایک انتخاب درج کرتا ہوں جو خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

مہاتما گاندھی نبی کے برابر ہیں

مولوی اسحاق علی صاحب معروف ظفر الملک لکھنؤ نے رفاہ عام کے جلسے میں فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے بالفاظ دیگر یہ کہ مسٹر گاندھی بالقوہ نبی ہے۔ اگر بالفعل نہیں۔ اس خبر کی تصدیق خود مولوی ظفر الملک سے ہو چکی ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو قرآن کریم کی آیت شریف تلاوت کرنی پڑے گی۔ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ لوگ اللہ اور اپنے پیغمبر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی ہو اسپر ایمان رکھتے ہوتے تو مشرکوں کو دوست نہ بناتے۔ کیونکہ دشمنی کے لحاظ سے یہود اور مشرکین بہت سخت ہیں۔ اور دوستی کے اعتبار سے سب لوگوں میں وہ قریب تر ہیں۔ جو اپنے کو انصاری کہتے ہیں۔ انگریزوں سے علیحدگی اور ہندوؤں سے میل کے خلاف یہ آیت زبردست حربہ ہے اگر یہ سچ ہے۔ تو اب اسلام بالکل تباہ اور برباد ہو گیا۔ سلطنت یوں گئی۔ اور ایمان کا یوں فیصلہ ہو گیا۔ افسوس ایک مشرک اور اسلام کے دشمن کو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر نبوت ختم نہ ہوئی ہوتی۔ تو گاندھی نبی ہوتا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ ہائے کسطرح ایک دشمن اسلام کی نسبت ایک مسلمان کے منہ سے یہ فقرے نکلے غیرت اسلامی اور جوش ایمانی کہاں چلا گیا۔ وہ گاندھی جو چند روز پہلے کہہ چکا ہے۔ کہ اگر مسلمان گائے نہ چھوڑیں گے۔ تو ہم تلوار کے زور سے گائے چھوڑائیں گے۔ وہ نبی ہو سکتا ہے۔

نبی کی شان ایک مسٹر بے دین کے برابر ہو گئی۔ مہاتما گاندھی کی خلافت سے ہمدردی محض اپنی آواز کو پائیدار کرنے کی خاطر ہے۔ وقت پر گدھے کو باپ بنانے والا مضمون ہے۔ ذرا اختیارات ان ہندوؤں کو ملنے دو۔ پھر دیکھنا کس طرح یہ مسلمانوں کو تباہ کرنیکی کوشش کرینگے۔ مسلمانوں کی ہندوؤں سے ہرگز صلح نہیں ہو سکتی آئندہ آنیوالی نسلیں ان الفاظوں کی اہمیت کی قدر کرینگی۔ اور اسوقت تو اندھے کے آگے رونا اور اپنی آنکھیں کھونا۔

(الحر)

واقعات، نوٹ، رائیں

ایک انگریز کی شرافت

مرے کالج سیالکوٹ کے پرنسپل کی طلباء سے معافی

مرے کالج سیالکوٹ میں ۲۲ نومبر کو سیالکوٹ کے طالب علموں نے اس لیے ہڑتال کردی کہ مسٹر گلگ پرنسپل کی بجائے پڑھانے آئے تھے۔ طالبعلموں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر گینڈھی (گاندھی) ایک بالکل بیوقوف شخص ہی طالب علموں نے ایک جلسہ منعقد کرکے اس مطلب کا ریزولیوشن پاس کیا کہ جبتک مسٹر گلگ معافی نہ مانگیں تب تک ہڑتال جاری رکھی جائے اس کے بعد پروفیسروں کے کہنے سننے سے مسٹر گلگ نے تین مرتبہ ٹوپ اُتار کر مہاتما گاندھی کے لیے عزت کے الفاظ استعمال کیے۔ اور کہا کہ مجھ سے سخت غلطی سرزد ہوئی جو میں نے مسٹر گاندھی کے شان میں ایسے دل آزار الفاظ کہے اور ان کی معافی مانگنے پر ہڑتال کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ اس انگریز کی شرافت تھی۔ جس نے ایک بڑھتے ہوئے فساد کو روکدیا اور امن قائم کردیا۔ یہ انگریزی برکات ہیں ۔ (اڈیٹر)

امیر افغانستان کو خلیفہ بنانے کی تجویز

باکو میں جو کانگریس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں سلطان اور خلافت کو علیحدہ کرنے کے سوال پر بحث کی گئی بہت سے مسلم ممالک کے علماء اور مختلف بارسوخ اصحاب اس کانگریس میں موجود تھے۔ فیصلہ کیا گیا کہ خلافت امیر افغانستان کو پیش کیجائے معلوم ہوا ہی کہ کچھ ڈیلیگیٹ اس فیصلہ کی امیر کو اطلاع دینے کے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔ اس خلافت کی حقیقت خوب واضح ہوئی ہی۔ اور اسطرح سے امید کیجاتی ہی کہ کسی دن خلافت نظام دکن یا کسی اور نواب کے حصے میں آسکے گی۔

امریکہ عیسائیت سے بھاگ رہی ہے:-

زمانہ میں عجیب ہوا چلی ہی کہ جو ممالک صدیوں سے مشرک و تثلیث کے جال میں پھنسے تھے اب وہ خود کو اس جال سے آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ امریکہ کی ریاست پنسلونیا سے ایک اخبار ہیرٹ برگ ڈسپیچ نے کچھ سوالات شائع کیے تھے۔ جنکے جوابات میں سے مشتے نمونہ از خروارے یہ ہی کہ:- خدا کی کلیسا کی روایت ہی کہ خدا کے ایک صاحبزادہ عیسیٰ مسیح تھے جنکی تعلیم جنگ کے خلاف تھی مگر خدا عالم میں جنگ کا بازار گرم ہی۔ کیا اب الوہیت آپ باپ بیٹوں میں بھی نفاق و شقاق ہی اور مسیح کی ابنیت کے متعلق جواب ہی۔ مسیح کی آئندہ آمد کیسی ہی گزشتہ آمد بھی تاریخ سے ثابت نہیں۔ لیکن ہم افسوس سے کہینگے کہ اہل امریکہ شرک سے ہٹ کر دہریت کی طرف جارہے ہیں۔ خدا ہی ان کا ہادی ہو۔

مبارکباد

میں بڑے خلوص سے اور سچی خوشی کیساتھ ... حضرت خلیفۃ المسیح ... سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ... مبارکباد ... اور آپ کے تمام خاندان کو ... پیش کرتے اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر طرح مبارک کرے۔ آمین

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

سانپ کے کاٹے کا ایک سہل علاج:-

اخبار سلیون آبزرور میں ایک صاحب نے سانپ کاٹے کا ایک سہل علاج لکھا ہی وہ کہتے ہیں کہ اسوقت خون کا دورہ پٹیوں کے ذریعہ بند کرکے۔ اگر ڈسی ہوئی جگہ پر کیلے کا پانی تر بتر لگایا جائے اور پھر اس مقام کو خالص کاربالک ایسیڈ سے جلد دھو دیا جائے تو زہر اثر کرنے نہیں پاتا

عرض حال

میں عرصہ سے علیل تھا۔ ہنوز کمزوری باقی ہی۔ جب پلنگ سے میں اٹھ بھی نہیں سکتا تھا اس وقت بھی مجھکو اخبار ہی کا خیال دامنگیر تھا۔ کاتب صاحب الحکم بھی مکان تشریف لیگئے تھے۔ خیر جوں توں کرکے اخبار ناظرین کرام کے دست مبارک میں پہنچتا ہی رہا۔ گو وقت پر نہیں۔ جسکا باعث کاتب کا نہ ہونا اور میری سخت بیماری ہی ہوسکتی ہی جسکا اثر ابتک چلا ہی جاتا ہی۔ میں خدا اس مالک و مولا خدا کے بھروسہ پر امید کرتا ہوں کہ بہت جلد ناظرین اس کو وقت پر دیکھیں گے۔ اگر احباب اپنا قدر ے توجہ اس کی توسیع اشاعت کے لیے مبذول فرمائیں اور کم سے کم اس کی اشاعت ایک ہزار ہوجائے توانشاء اللہ بہت جلد اخبار پہلی آن بان و شان و شوکت سے عید کی چاند کے جلووں سے چمکتا اور اُس کے غلام "احمد" کی کرنوں سے دمکتا۔ اور چمن خلافت سے مہکتا۔ اور اس کی بلبلوں کے نغموں سے چہکتا میں احباب کی خدمت میں پیش کرسکوں گا۔ (ابن یعقوب ایڈیٹر اخبار ہذا)

متفرقات

مسٹر گاندھی نفاق پیدا کرنیوالے ہیں

مسٹر جناح نے ایک چٹھی گاندھی صاحب کو لکھی ہے جس میں انھوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور اس میں مسٹر گاندھی کے وجود کو سخت مضر بتایا ہے اور گاندھی صاحب کے حالات پر جرأت سے روشنی ڈالی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"آپنے اسوقت تک جس انسٹی ٹیوشن کو ہاتھ لگایا اسی کو تباہ اور برباد کر دیا۔ ملک کے اندر آپ نے نہ صرف ہندو مسلمانوں بلکہ ہندوؤں ہندوؤں اور مسلمانوں مسلمانوں میں سخت نفاق پیدا کر دیا۔ اس سے بھی زیادہ آپ کی تحریک نے باپ بیٹوں اور بھائیوں بھائیوں میں پھوٹ ڈلوا دی ہے ملک کے ہر حصہ میں آپکے خلاف جوش ناراضگی پایا جاتا ہے اور صرف وہی لوگ آپ کے پروگرام سے متاثر ہوئے جو ناتجربہ کار، کم عمر، جاہل یا غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ جو کچھ بھی ہو آپ صریح تباہی اور بدعملی پھیلا رہے ہیں۔ آپ کی تحریک ایسے نتائج پیدا کرنے والی ہے جن کو سوچنے سے روح تھرا جاتی ہے"

کونسل کی ممبری!

کونسل کی ممبری کے لیے اس دفعہ ایک خاکروب ایک گاڑی بان ایک پنساری امیدوار ہوئے ہیں۔

دینا نگر (ضلع گورداسپور) میں ننہا خاکروب جس کو منٹگمری کہا جاتا ہے کونسل کی ممبری کے لیے کھڑا ہوا ہے۔

اسی طرح بنگال کونسل کے لیے میاں علی گاڑی بان اور میاں محبوب علی پنساری کھڑے ہوئے ہیں:۔

اعلان

جو لوگ اخبار الحکم اپنے اشتہارات شائع کرانا چاہتے ہوں وہ اپنے اشتہارات کے متعلق ہم سے خط و کتابت کریں الحکم ایک صفحہ اشتہارات کے لیے چھوٹ جائیگا۔ دوائیوں کے اشتہارات مہذب اور شائستہ الفاظ میں ہونے چاہئیں۔ اور صنعتی اشتہارات بڑی خوشی سے درج کیے جائینگے:۔

تمام خط و کتابت
شیخ محمود احمد ایڈیٹر الحکم
سے کریں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مخدوم مکرم :-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں اس سے قبل تمام اصحاب کے نام الحکم کی قیمت کی ادائیگی کیلئے کارڈ روانہ کئے۔ باوجود اسکے میں نے ایک رقم کارڈوں پر خرچ کی۔ لیکن سوائے چند اصحاب کے اکثر احباب نے توجہ نہیں کی۔ الحکم روپیہ کی قلت کیوجہ سے آجتک معرض خطر میں رہا ہے مجھے اکثر اوقات ٹکٹوں کیلئے سخت دقت اٹھانی پڑتی ہے۔ اسیطرح سے آجکل کام کرنے والے آدمی سخت مشکل سے ملتے ہیں۔ اور انکی بہت سی ناز برداری کرنی پڑتی ہے۔ لیکن مجھے انکی تنخواہوں کی ادائیگی میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اور اسکی وجہ سے مجھے اخبار کے نکالنے اور روانہ کرنے میں ایسی دقتیں واقع ہوتی ہیں۔ کہ بعض اوقات حوصلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اسلئے میں اس خط کے ذریعے سے تمام خریداروں کی خدمت میں یہ گذارش گذار کرتا ہوں۔ کہ آپ کا خادم قدیم الحکم محض آپکی بے توجگی سے مٹ رہا ہے۔ اخبارات قوم کی آواز ہیں۔ اخبارات قوم کی طاقت ہیں۔ اسلئے ان کو بند کرنا کسی صورت میں مناسب نہیں۔ میں نے جو کچھ اس عریضہ میں لکھا ہے۔ واقعات ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ و حضرت خلیفۃ المسیح اوّل وثانی کے ان کلمات پر غور فرماؤ۔ جو اخبار کی زندگی کے لئے وہ فرماتے رہے۔ میں زیادہ آپ سے کسی بات کا خواہشمند نہیں۔ اگر آپ نے آجتک قیمت نہیں ارسال کی تو مہربانی فرماکر فوراً دفتر الحکم میں بھیجدیں۔ اسوقت الحکم کی قیمت ادا کرنا اسکی ایسی مدد ہے۔ جیسے کہ کسی کو بیشمار روپیہ دیدیا جائے۔

ایک معقول اور بہت معقول رقم بقایاؤں کی ہے۔ جس کے نہ ملنے سے مجھے سخت تردد پیدا ہو رہا ہے۔ اس خط کو دیکھکر وہ احباب جنہوں نے تاحال روپیہ ادا نہیں کیا۔ ذرا تامل نہ فرماویں۔ کیونکہ الحکم کو اسوقت روپیہ کی سخت ترین ضرورت ہے۔

جو احباب روپیہ دے چکے ہیں۔ وہ اس سے مستثناء ہیں۔ وہ یہ نہ خیال کریں۔ کہ ان سے دوبارہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ میں صرف انہی بزرگوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں جنہوں نے ابھی تک روپیہ نہیں دیا۔ اگر میرے اس عریضہ پر توجہ نہ کیگئی۔ تو یہ بات ہوگی کہ

پھتر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر
جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر

ایسا نہ ہو کہ آپ اسوقت ہماری خبر کو پہنچیں جبکہ دم واپس گزر چکا ہو۔ اسلئے اسوقت مدد کرنا خاص شکریہ کا مستحق ہوگی :

اسکے ساتھ ہی میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مخدوم الملۃ مرحوم کی تصنیف فرمائی ہوئی حضرت مسیح موعودؑ کی سوانح عمری بار ثانی چھپکر شایع ہوگئی ہے۔ شروع دسمبر میں۔

میں تمام خریداروں۔ کے نام اسکا وی پی کرونگا۔ جو ۱۲ سے زائد نہ ہوگا۔ اس وی پی کو امداد الحکم سمجھکر یا حضرت کی بہترین لائف سمجھکر آپ ضرور وصول فرماویں۔ یہ ایک بہترین تحفہ ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اسکو قبول فرماویں گے۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت نہ ہو۔ تو منع فرماویں :

والسلام

خاکسار۔ شیخ محمود احمد مدیر الحکم قادیان